ایک نئی غلامی میں بدل گئی۔ تاریخ میں پہلی بار 1947ء میں آزادی ملی تو آپے سے باہر ہو گئے۔ ہم سقوط ڈھاکا کو اپنی حماقتوں کا نتیجہ جانتے ہیں۔ مگر اسی مشرقی پاکستان میں جنرل ٹکا خان تھے تو بھارتی سورما، عوامی لیگ کی غداری کے باوجود اوے رام اوے رام کہتے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت جنرل اروڑا کہاں سو گیا تھا۔ جنرل ٹکا خان کے ہوتے ہوئے مکتی باہنی جو دراصل بھارتی فوجیوں پر مشتمل تھی، سر پر پاؤں رکھ کر کیوں فرار ہوئی تھی۔ ہم تو دعا کرتے ہیں کہ مودی پہلا قدم اٹھائے اور ہم انڈیا سے حساب برابر کریں مگر بنیا سود و زیان کے چکر سے ہرگز نہ نکلے گا۔ کبھی نہ لڑے گا۔ ہاں بے رحم قوم ہے محبت کے نام سے نا آشنا ہے یہ اتنی سنگدل قوم اور ظالم سماج ہے کہ اپنے باپوں، بیٹوں اور پیاروں کو اپنے ہاتھ سے جلا دیتا ہے یہ جانتے ہیں کہ دفن سے زمین گھٹ جائے گی پھر مشرک ہیں۔ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد دائمی طور پر دوزخ میں جلیں گے۔ دغا باز ہیں۔ چاہتے ہیں اللہ کو بھی دھوکا دے لیں اور اپنے مردوں کو جلا کر پھول گنگا میں بہا دیں اور راکھ ہوا میں اڑا دیں اور ابدی عذابِ نار سے چھوٹ جائیں۔

امریکہ بہادر

اللہ تعالیٰ اپنے قاعدہ قدرت پر ''ایام کو قوموں کے درمیان'' گھماتا پھراتا رہتا ہے۔ آج امریکہ کو سرداری عطا کی ہے وہ بھول گیا ہے، بلکہ ہم تو کہیں گے کہ بھولا نہیں کیونکہ خون آشامی اس کی فطرت ثانیہ ہے پہلے امریکہ کے اصلی باشندوں کا خون پیا۔ خون آشامی اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ کہاں امریکہ اور کہاں پرانی دنیا۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے دوسری جنگ عظیم جو یورپی و ایشیائی اقوام کے درمیان تھی، اس میں وہ کیوں کود پڑا تھا؟ جاپان پر ایٹم بم اس نے کس قاعدہ انسانیت پر گرایا تھا۔ گزشتہ ستر سال سے امریکہ نے کرۂ ارض پر خون کے دریا بہا دیئے مگر اس کی عطش دم ٹھنڈی نہ ہوئی۔ ساری دنیا مل کر امن قائم کرنا چاہتی ہے اور تنہا امریکہ کرۂ ارض کو جہنم بنائے ہے یہ ان کے قومی کھیل فری سٹائل کشتی اور باکسنگ کی انسانیت سوز بے رحمی، اس کی فطرتِ خون آشامی [illegible] ہے [illegible]

[illegible] بھارت امن کی آنکھ کی پتلی بنا رہا ہے مگر امریکہ ہزار بار چاہے وہ ہم سے جنگ نہ کرے گا۔ بنیا ہے۔ [illegible] میں لاثانی ہے۔ بزدل ہے۔ امریکہ سے بہت کچھ چھین لے گا مگر اس کے کہنے پر ہم سے یا چائنہ سے ہرگز نہ لڑے گا۔ امریکی دانشور سنا ہے تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں، کیا ان کی نظر ان سینکڑوں واقعاتِ عالم پر

نہیں پڑی، جو ثابت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا تھا: مملکت کفر پر تو قائم رہ سکتی ہے، ظلم پر نہیں۔ امریکی ناانصافی اور ظلم اب اس انتہا پر پہنچ چکا ہے، جہاں قانونِ الٰہیہ حرکت میں آتا ہے۔ افغانستان اس کے استبداد کا قبرستان بنے گا۔

سرحد وثغور پر انڈیا کا ہجوم اتحاد میں اندرونی طور پر عمران خان کا برپا کردہ فتور اور افغانستان میں اشرف غنی کا وجود اہل پاکستان کیلئے ایسے مسائل ہیں جن پر سنجیدہ اہل الرائے کو ضرور نظر رکھنا چاہیے۔ مگر ہم کیا کہیں کہ ہمارے دانشوروں کی کوششوں کو تنہا سلیم صافی سبوتاژ کر رہا ہے۔ اللہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے کہ سوال گندم، جواب چنا کے مصداق پوچھا کچھ جائے، جواب میں راہداری کے مغربی روٹ کو لے بیٹھتا ہے۔ وہ وزیراعظم کو وسطی پنجاب کا وزیراعظم کہتا اور باقی سارے پاکستان کا ترجمان خود بن بیٹھا ہے۔ ایسے میں اتحاد بین المسلمین کو برقرار رکھنا سنی اور شیعہ دونوں کا فرض عین؟ یعنی اسلامی فرض بنتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ختم نبوت کے جلسہ میں شیعہ، سُنی پہلو بہ پہلو بیٹھے تھے۔ یہ جذبہ برقرار رکھا جائے تو محرم الحرام خیریت سے گزر جائے گا۔ شیعہ قومی سلامتی اور ملکی امن وامان کی خاطر ہماری ایک مخلصانہ تجویز مان لیں تو یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے۔ ہم ان سے کوئی بڑا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ ان کی توجہ اس حساس مسئلہ کی طرف دلاتے ہیں جس سے اتحاد کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ اپنے عقیدہ تبریٰ کے اصلی اور لغوی مفہوم کے مطابق عمل کریں اور بس یہ مفہوم خاموشی، لاتعلقی اور علیحدگی ہے۔ وہ اصحاب کرام وازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے بارے میں خاموشی اور لاتعلقی کی پالیسی اپنائیں یہی لغوی مفہوم ہے جس میں سبّ وشتم کا کوئی مفہوم شامل نہیں ہے۔ اپنے مقررہ روٹس پر رہیں۔ باقی ذمہ داری ہماری۔ ان شاء اللہ اتحاد بین المسلمین قائم دائم رہے گا۔

تحفظ حرمین شریفین

ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے سمیت ہر چیز کا حافظ وناصر مانتے ہیں مگر اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اب کوئی لشکر ابابیل بیت اللہ شریف حرم مکہ اور مسجد نبوی شریف، حرم مدینہ کی حفاظت کیلئے نہ آئے گا کیونکہ یہ سارے کام مسلمانوں کے ذمہ ہیں۔ ہم اس ضمن میں اپنے پچھلے شمارہ میں مفصل اظہار خیال کر چکے ہیں۔ اس کیلئے ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہے۔ ہاں جب ہم خود کچھ کریں گے تو نصرت الٰہیہ بصورت ملائکہ ہمارے ہمراہ ہوگی۔ یہ وقت کسی مسلکی بحث کا نہیں بلکہ ہر کلمہ گو پر فرض ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس فریضہ کی بجا آوری کیلئے